سلسلہ نمبر ۵۲

MAKTABUS SUFFAH
مکتب الصفہ
ہیراپورہ اچلپور ضلع امراوتی انڈیا
Rge. No. 158/2021
Alshifa Welfare Education Society Achalpur Pin 444806

اخلاص تمام اعمال کی روح

خطاب جمعہ

4 اکتوبر 2024

MSuffah
+91-8830665690

مکتب الصفہ اچلپور

اخلاص تمام اعمال کی روح

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ الکریم اما بعد
قال اللّٰہ تعالیٰ فی القران المجید. اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم.

وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ۔ (البینۃ-۵)

اوراُن کواس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں، اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ یہی نہایت صحیح ودرست دین ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن صخر روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔[1]

اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کے عقیدہ اور عمل کی قبولیت کا تعلق نیت اور اخلاص سے ہے، جیسی نیت ہوگی ویسا ہی نتیجہ ہوگا، درست عقیدہ اور حسن عمل کا اختیار کرنا مومن کی کامیابی کا راستہ ہے مگر عقیدہ وعمل اسی وقت مفید ہوسکتا ہے جب کہ وہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا گیا ہو، بہت مشہور حدیث ہے جس کے راوی حضرت عمر فاروقؓ ہیں اور جسے امام بخاری اور امام

---

[1] مسلم، کتاب البر، باب تحریم ظلم المسلم

مسلم دونوں نے بیان کیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الاعمال بالنية و انما لكل امرءٍ مانوى ومن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته لدنيا يصيبها او امرة ينكحها فهجرته الى ماهجر اليه۔ [1]

عمل کی مقبولیت نیت پر منحصر ہے اور ہر انسان کو وہی ملے گا جو اس کی نیت ہوگی، جس نے اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کی اور جس نے ہجرت دنیا کمانے کے لیے کی یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے کی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے شمار کی جائے گی۔

انسان بہت سے نیک اعمال کرتا ہے، ان کے پیچھے انسان کا کوئی مقصد اور اس کی نیت موجود ہوتی ہے۔اگر کسی شخص کی نیت کسی انسان کو خوش کرنے کی، لوگوں کی نظر میں سرخرو بننے کی، عہدہ و منصب حاصل کرنے کی یا دنیا کا کوئی اور فائدہ حاصل کرنے کی ہے، تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان نیک کاموں کا کوئی اجر نہیں ملے گا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول جہاد فی سبیل اللہ کیا ہے؟ کیوں کہ ہم میں سے بعض لوگ غصہ کی وجہ سے جنگ کرتے ہیں، بعض لوگ عصبیت اور اپنے قبیلہ کی حمایت کی وجہ سے جنگ کرتے ہیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله۔ [2]

جس نے اس لیے جنگ کی کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو، اسی نے فی سبیل اللہ جہاد کیا۔

اگر کوئی مسلمان نیکی اور بھلائی کا چھوٹا سے چھوٹا کام کرتا ہے مگر اس کی نیت خالص

---

1. بخاری، کتاب الایمان، باب ماجاء ان الاعمال بالنیۃ
2. بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا

اللہ تعالیٰ کی رضااور خوشنودی حاصل کرنے کی ہے،تو اللہ کے نزدیک اس کو پورا اجر ملے گا، یعنی کام کا بڑا اور چھوٹا ہونا اتنی اہمیت نہیں رکھتا جتنی اہمیت عمل میں اخلاص کو حاصل ہے۔

حضرت عمرؓ کی خلافت میں قادسیہ کی جنگ ہوئی، مسلمانوں کا مقابلہ ایران کی زبردست حکومت سے ہوا، مسلمانوں کو اللہ نے مجوسیوں پر فتح عطا کی، مال غنیمت میں کسریٰ کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آئے، امیر لشکر کے پاس جب مال غنیمت کا ڈھیر لگایا گیا تو اس میں کسریٰ کا قیمتی تاج نہیں تھا اور نہ کسی کو معلوم تھا کہ وہ کس کے ہاتھ لگا ہے، ایک شخص خاموشی سے کسریٰ کا تاج لے کر آیا اور مال غنیمت کے ڈھیر میں جمع کر کے واپس جانے لگا، امیر لشکر نے کہا اے شخص تو نے اتنا قیمتی سامان جمع کیا ہے اپنا نام تو بتا، اس مسلمان فوجی نے کہا میں نے جس اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ کیا ہے وہ میرا نام جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اسی بندہ کا عمل قبول کرتا ہے جس میں اخلاص ہو۔قرآن پاک میں منافقوں کے ایمان کی کمی اور عملی سرگرمیوں پر گرفت کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ وَاَخْلَصُوْا
دِیْنَھُمْ لِلّٰہِ فَاُوْلٰئِکَ مَعَ الْمُؤمِنِیْنَ وَ سَوْفَ یُؤتِی اللّٰہُ
الْمُؤمِنِیْنَ اَجْراً عَظِیْماً۔(النساء-۱۴۶)

البتہ جو ان میں سے تائب ہو جائیں اور اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کر لیں اور اللہ کا دامن تھام لیں اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر دیں۔ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں اور اللہ مومنوں کو ضرور اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

جس طرح انسان بہت سے نیک کام کرتا ہے اور نیت خالص نہ ہونے کی وجہ سے سب برباد ہو جاتے ہیں اسی طرح مومن کو کبھی عمل کرنے کا موقع نہیں ملتا مگر اس کی نیت میں اخلاص کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے عمل کا اجر عطا کر دیتا ہے، حضرت

انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ جب ہم لوگ غزوہ تبوک سے واپس لوٹ رہے تھے تو حضور پاکؐ نے فرمایا:

''کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مدینہ میں رہ گئے، جہاد میں شریک نہ ہو سکے، نہ تو ہمارے ساتھ کسی گھاٹی میں اترے اور نہ کسی وادی میں آئے، مگر وہ لوگ (اجر میں) ہمارے ساتھ ہیں، ان کو بیماری نے روک رکھا تھا'' [1]

سہل بن حنیف اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من سال الله الشهادة بصدق بلّغه الله منازل الشهداء، وان مات على فراشه ۔ [2]

جس نے اللہ تعالیٰ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعا مانگی، اللہ تبارک و تعالیٰ اسے شہیدوں کا اجر عطا کرے گا اگرچہ اسے اپنے بستر پر ہی موت آئے۔

یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ اللہ حاضر و ناظر ہے، بندہ کے ہر عمل اور حرکت پر اس کی نظر ہے۔ بندہ کی چھپی اور کھلی ساری باتیں اس کے سامنے ہیں، وہ بندہ کے دلوں کے حالات اور نگاہوں کی گردش کو بھی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ۔ (آل عمران-۲۹)

اے نبی! لوگوں کو خبردار کردو کہ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے، اسے خواہ تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ بہرحال اسے جانتا ہے، زمین و آسمان کی کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے اور اللہ ہر چیز پر حاوی ہے۔

---

[1] بخاری، کتاب الجہاد

[2] مسلم، کتاب الامارۃ، باب استحباب طلب الشہادۃ فی سبیل اللہ

اگر ایک مزدور یا ملازم کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا مالک اسے دیکھ رہا ہے تو وہ اپنا کام محنت، مستعدی اور خوش اسلوبی سے کرتا ہے۔ اور اگر اسے یہ احساس ہو جائے کہ اس کا مالک موجود نہیں ہے تو وہ اپنے کام میں غفلت اور لاپرواہی برتتا ہے۔ اسی طرح بندہ کو خدا کے حاضر و ناظر ہونے کا احساس ہو جائے تو اس کا ہر عمل درست ہو جائے بلکہ اس کے عمل میں حسن پیدا ہو جائے۔ اخلاص نیت کا یہی وہ نکتہ ہے جسے حضرت جبریل امینؑ نے رسول کریم ﷺ کو بتایا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ احسان کیا ہے؟ تو حضرت جبریلؑ نے بتایا:

"ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک" [1]

اللہ کی عبادت اس طرح کیجیے کہ آپ اللہ کو دیکھ رہے ہیں اگر یہ کیفیت نہ ہو تو اتنی ضرور ہو کہ خدا آپ کو دیکھ رہا ہے۔

عبادت میں روزہ، نماز، حج، زکوۃ، جہاد، تعلیم، خدمت وغیرہ ساری عبادتیں شامل ہیں۔ اگر مومن ان سارے کاموں میں اللہ کو سامنے رکھے تو، اس کی عبادت شرف قبولیت سے محروم نہیں رہے گی۔

مصیبت کے دنوں میں وہ اعمال کام آتے ہیں جو صرف اللہ کی رضا کے لیے کیے گئے ہوں۔ حضرت عمر فاروقؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین آدمی سفر کر رہے تھے، رات ہوئی تو ایک غار میں رات گذارنے کے لیے داخل ہو گئے۔ پہاڑ کی ایک چٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آ کر رک گئی اور نکلنے کا راستہ بند ہو گیا، وہ تینوں آپس میں بولے، اب ہم لوگ اس غار سے اسی صورت میں نکل سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے صالح اعمال کے واسطے سے دعا کریں۔ چنانچہ ایک نے اس طرح دعا کی، الٰہی: میرے بوڑھے والدین تھے، میں ہمیشہ ان کو اپنے مال و اولاد پر مقدم رکھتا تھا، ایک دن میں لکڑی کاٹنے جنگل گیا، لوٹا تو دیر ہو چکی تھی، میں نے ان کے لیے دودھ دوہا مگر وہ سو

---

[1] بخاری، کتاب الایمان، باب سوال جبریل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام

چکے تھے، ہاتھ میں دودھ کا پیالہ لیے میں کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، میرے پاس میرے بچے بھوک سے بلکتے رہے، جب والدین اٹھ گئے تو میں نے ان کو دودھ پلایا۔ میرے اللہ اگر میں نے تیری رضا حاصل کرنے کے لیے یہ کیا تھا تو آج اس چٹان سے نجات دے، اللہ نے چٹان کو تھوڑا کھسکا دیا۔

دوسرے نے کہا: الٰہی! میری چچازاد بہن تھی جسے میں بہت پیار کرتا تھا میں نے اس سے برائی کا ارادہ کیا مگر وہ باز رہی، ایک مرتبہ قحط سالی ہوئی وہ مجھ سے پیسہ مانگنے آئی، میں نے ایک سو بیس دینار اسے دیے اور بدکاری کا وعدہ لے لیا، جب میں نے اسے لٹا دیا تو اس نے کہا ''اللہ سے ڈر اور اس کی مہر نہ توڑ'' میں نے اسے چھوڑ دیا اور پیسہ بھی واپس نہ لیا، اگر میں نے یہ تیری رضا کے لیے کیا تھا تو آج اس پتھر سے نجات دے۔ اللہ نے پتھر کو اور کھسکا دیا۔

تیسرے نے التجا کی، اے اللہ میرے کچھ مزدور تھے، میں نے سب کو مزدوری دے دی مگر ایک مزدور اپنی مزدوری میرے پاس چھوڑ کر چلا گیا، میں نے اس کی مزدوری کا پیسہ کاروبار میں لگا دیا یہاں تک کہ وہ بہت ہوگیا، مدت بعد وہ لوٹا اور اپنی مزدوری طلب کی، میں نے کہا یہ سب اونٹ، گائے، بکری، غلام تیرے ہیں۔ اس نے کہا اللہ کے بندے مذاق نہ کر مزدوری دے، میں نے کہا، مذاق نہیں یہ سب تیرا ہے، تب وہ سب کچھ اپنے ساتھ لے گیا اور کچھ نہ چھوڑا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اس مصیبت سے نجات دے۔ اللہ نے پتھر کو پورا کھسکا دیا اور وہ تینوں باہر نکل آئے۔[1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خالص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے جو عمل کیا جائے وہ آخرت میں نفع بخش تو ہوگا ہی، دنیا میں بھی اس کے اثرات اور ثمرات اللہ ظاہر کر دیتا ہے۔ اللہ ہمیں اخلاص فی الدین کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

---

[1] بخاری، کتاب الادب، باب اجابۃ دعاء من بر والدیہ۔